ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ

منبر ومحراب فاؤنڈیشن

کی جانب سے خطباء وائمہ مساجد کی خدمت میں جمعہ کے موقع پر خطاب کیلئے ہر چہارشنبہ کی شام ملک کے حالات کے تناظر میں ملت کی رہنمائی ورہبری پر مبنی دینی ملی سماجی اور معلوماتی اہم ترین مضامین ارسال کئے جائیں گے۔ اِن شاء اللہ

ہفت روزہ

پیام منبر ومحراب

سلسلہ نمبر: 302

02-08-2023

9989666811

youtube.com/mmfindia

t.me/mmfi_channel

www.mmfi.info

ناشر:

مُلک کے ائمہ وخطبا کا نمائندہ ادارہ

منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا

MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA

16-9-408/P/45, Masjid-E-Alfalah Complex, Wahid Nagar, Old Malakpet, Hyd-36

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالیہ فسادات اور
اسلامی ہدایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الاَنْبِیاءِ والمُرسلین مُحمدٍ وَ آلہ وَصحبہ اَجمعِین اَمّا بعد۔

فقد قال اللہ تعالٰی فی کلامہ المجید، اعوذ باللہ مِن الشَّیطٰنِ الرَّجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ۔ (الانفال ۶۰)

وقَالَ تَعالٰی فِی مقامِ آخر: "وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ"۔ (البقرۃ :۱۹۰)

سامعین محترم وحاضرین کرام!

عدل وانصاف ملک وملت کی ترقی اور قوموں کے عروج کا ذریعہ ہے، جو حکمراں اپنی رعایا کے ساتھ عدل وانصاف نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے کبھی بہتر نمونہ نہیں بن سکتے، حکمرانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کو اعتماد میں لیں اور اس کے جائز مطالبات کو پورا کریں، رعایا کے درمیان مذہب ومشرب، خاندان ونسب اور امیری غریبی کی تفریق کرنا بدترین قسم کا جرم اور انسانی پستی کی علامت ہے؛ مگر افسوس کی بات ہے کہ وطن عزیز کی مسند اقتدار پر فائز موجودہ حکومت اور اس کے ظالم حکمران اسی اخلاقی پستی کا شکار ہو چکے ہیں، وہ کل مذہب کا نعرہ لگا کر ہی بھاری اکثریت کے ساتھ حکومت کی کرسی تک پہونچنے میں کامیاب ہوئے تھے اور آج اپنے مفادات کو حاصل کرنے کے لئے اسی کا سہارا لے کر عوام الناس میں نفرت کا بیج بونے اور تشدد کی آگ بھڑکانے میں مصروف ہیں، یہ اقتدار کے نشے میں چور ہو کر عدل وانصاف کی دھجیاں اُڑانے میں لگے ہوئے ہیں، یہ دستور ہند میں تبدیلی کے ذریعہ رعایا پر ظلم وستم ڈھانا چاہتے ہیں اور انہیں اپنے ہی گھروں سے بے گھر کرنا چاہتے ہیں، دستور ہند نے ہر شہری کو جو حقوق دیئے ہیں وہ یکساں سول کوڈ کے ذریعہ انہیں محروم کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ دستور کے تحفظ کے لئے صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان پر ملک سے غداری کا الزام لگایا جا رہا ہے۔

آپ حضرات کے علم میں ہوگا ملک کی راج دھانی' دہلی' جسے امن وامان کا گہوارہ سمجھا جاتا ہے، جہاں مرکزی حکومت کے بڑے بڑے دفاتر اور سفارت خانے موجود ہیں، جہاں پارلیمنٹ کے اجلاس منعقد ہوتے ہیں، ملکی اور غیر ملکی مہمانوں کا جہاں قیام ہوتا ہے، اسی دہلی سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر خوف ناک فسادات کا سلسلہ جاری ہے؛ جن میں اب تک کم از کم پانچ افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ نئی دہلی کے نواح میں واقع آئی ٹی ہب گروگرام میں شدت پسند ہندوؤں کے ہجوم نے ایک مسجد کو آگ لگا دی ہے اور امام مسجد کو بے دردی سے شہید کر دیا ہے۔ یہ بھارت میں ہلاکت خیز مذہبی منافرت کے بڑھتے ہوئے واقعات کی تازہ ترین مثال ہے۔

نوح نامی علاقے میں تشدد کا یہ سلسلہ پیر کو اس وقت شروع ہوا جب شدت پسند ہندو تنظیم وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے زیر اہتمام ایک مذہبی جلوس مسلم اکثریتی علاقے سے گزر رہا تھا۔ نوح پولیس کے ترجمان کرشن کمار کا کہنا تھا، جلوس کو ایک مندر سے دوسرے مندر تک جانا تھا لیکن راستے میں ہی دو گروپوں کے درمیان تصادم ہو گیا، جس کے نتیجے میں پانچ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔'' انہوں نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں ہوم گارڈ کے دو افراد بھی شامل ہیں۔

شر پسندوں نے درجنوں گاڑیوں اور دکانوں کو آگ بھی لگا دی۔ تشدد کے ان واقعات میں اب تک 30 سے زائد افراد زخمی بھی ہو چکے ہیں۔ تشدد کا یہ سلسلہ پیر کو رات گئے پڑوسی شہر گروگرام تک بھی پھیل گیا ہے۔

کئی غیر سرکاری تنظیمیں متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں میں مصروف ہیں جبکہ بہت سے رضا کار ایسے لوگوں کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک اور افسوس ناک واقعہ پیر کے دن اکتیس جولائی کی صبح کو ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کے ایک کانسٹیبل چیتن سنگھ کی جانب سے پیش آیا کہ عوام کی حفاظت کا ذمہ اٹھانے والے افسر نے جے پور ممبئی سینٹرل سپر فاسٹ ایکسپریس میں اپنی خودکار رائفل سے فائرنگ کر کے اپنے ایک سینئر افسر اور تین مسلمان مسافروں کو ہلاک کر دیا۔

ریلوے پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم نے پہلے ٹرین میں رپورٹنگ افسر ٹیکا رام مینا پر گولی چلائی۔ پھر دوسری کوچ میں بیٹھے عبد القادر کو گولی ماردی۔ اس کے بعد وہ پینٹری کار میں پہنچا اور وہاں اختر عباس علی نامی شخص کو گولی ماردی۔ پھر اس ملزم نے تیسرے ڈبے میں پہنچ کر سردار محمد حسین نامی شخص کو بھی ہلاک کر دیا۔ اس واقعے کے حوالے سے ایک ویڈیو بھی وائرل ہو رہی ہے، جس میں چیتن سنگھ ایک لاش کے پاس کھڑے ہو کر کہہ رہا ہے، ''اگر ووٹ دینا ہے، اگر بھارت میں رہنا ہے، تو میں کہتا ہوں کہ مودی اور یوگی، یہ ہیں دو۔''

ملک دشمن عناصر کی یہ سازشیں اور حالات کی خرابی اپنی جگہ مسلم ہے؛ مگر یہ بھی تو حقیقت ہے کہ ماضی میں ہم بہ حیثیت مسلمان اس سے بھی بدتر حالات سے دوچار ہوئے ہیں اور ہماری پوری تاریخ ہی آزمائشوں اور امتحانات سے گھری ہوئی ہے، اور اللہ تعالی نے قرآن مجید میں صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم تمھیں ضرور آزمائیں گے خوف وہراس کے ذریعہ، قحط سالی کے ذریعہ، مال وافراد میں کمی کے ذریعہ الخ۔ اس لیے ان سے بالکل بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی میدان چھوڑ کر بھاگنے کی ضرورت ہے؛ کیوں کہ ہم وہ قوم ہیں، جو کبھی حالات کے سامنے بزدل نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہم نے صبر و ہمت کا دامن اپنے ہاتھ سے جانے دیا۔ ہمارے سامنے غزوۂ خندق کی مثال اب بھی تازہ ہے۔ ہم اپنے اندر صدیق اکبر کا جذبۂ ایمانی اور عمر فاروق کا عدل ہمیشہ زندہ وتابندہ رکھیں گے۔ ہم نے غزوۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید کی جنگی فراست کو نہیں بھولا۔ ہمیں اسپین میں طارق بن زیاد کا سبق اچھی طرح

یاد ہے، اور ہم یوسف بن تاشفین اور محمد بن قاسم کی جواں مردی بھی نہیں بھولے، پھر ہم خلافت عثمانیہ کے بانی غازی اَرطغرل کی کاوشوں، محمود غزنوی کی قربانیوں، اور عظیم مجاہد آزادی حیدر علی کے جانشین ٹیپو سلطان کی بہادری، قاسم نانوتوی اور محمود الحسن دیوبندی کی فراست کو کیسے فراموش کر سکتے ہیں؟

یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ آج کا مسلمان جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان ہے، جس کا آخرت کی اصل کامیابی پر اعتماد ہے، جو اپنے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ جیسی روشن دلیلیں رکھتا ہے؛ لیکن ان سب کے باوجود وہ ڈرتا ہے مال و زر کے نقصان سے، دکھ، بیماری اور حادثات سے، حکومتوں کی سازشوں سے اور دنیوی اصول و قوانین سے، زمین و آسمان کی گردشوں اور موسم کی غیر مناسب تبدیلی سے۔ جب کہ حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے: وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔

ظالم و جابر بھیڑ کے ذریعہ جب کسی مسلمان کو جان سے مارا جا رہا ہو اور اس مظلوم سے مذہبی نعرے لگوائے جا رہے ہوں تو مظلوم کے لیے شریعت اسلامیہ نے جان و ایمان کے تحفظ کا راستہ بتایا ہے۔ کیوں کہ جن معاشرے کا ایک شخص دوسرے شخص پر اور سماج کا ایک طبقہ دوسرے طبقہ پر زیادتی کرے تو اسے اپنی مدافعت کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ یہی عدل کا تقاضا ہے، اور حقیقی امن وہی ہے جس کی عمارت عدل و انصاف کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو، اس سلسلہ میں قرآن مجید کی تعلیمات بالکل واضح اور صاف صاف ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ تم سے بلا وجہ جنگ کر رہے ہوں، تم بھی ان سے اسی طرح مقابلہ کرو، ہاں، البتہ ایسے جذباتی مواقع پر بھی انتقام کی رو میں بہہ کر ظلم و زیادتی کا راستہ اختیار نہ کرو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ بہر حال زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے: ”وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ“۔ (البقرۃ ۱۹۰)

اسلام میں دہشت، دنگے اور فتنے فساد کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے مگر ساتھ ہی ظلم سہنا اور خود کو ظالم کے حوالے کر دینا بھی نہایت قبیح عمل شمار کیا جاتا ہے۔ ایسی ہی سوچ کے ازالہ کے لیے یہ آیت کریمہ اتری تھی: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۹۵) خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا: جو تم پر زیادتی کرے، تم بھی اسی کے بقدر اس کا جواب دو: ”فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ“ (البقرۃ ۱۹۴) مدافعت کا، مقابلہ کا اور ظالم کے پنجۂ ظلم کو تھامنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اسی میں امن کا بقاء اور انسانیت کا تحفظ ہے، قرآن مجید نے قتل کے معاملہ میں قصاص یعنی برابر کے بدلہ کا قانون مقرر کیا ہے (البقرۃ ۱۷۸) اور اس کی حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: ”وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ“ (البقرۃ ۱۷۹) کہ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ قاتل کو قتل کرنے میں ایک کے بعد دوسری جان کا ضیاع ہے؛ لیکن درحقیقت اس میں انسانی جانوں کی حفاظت اور قتل کے واقعات کا سد باب ہے۔

اگر کسی سماج میں ظلم کے لئے آگے بڑھنے والے ہاتھ ہوں؛ لیکن ان کو قلم کر دینے والی تلواریں نہ ہوں، بربریت کا راستہ اختیار کرنے والے قدم ہوں اوران کے بڑھتے ہوئے قدم کو قید میں لانے والی زنجیریں نہ ہوں، تو وہ سماج ظلم و بربریت کی آماجگاہ بن جائے گا اور عدل وانصاف وہاں سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے گا؛ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ سماج کے اچھے لوگ ایسے انسانیت دشمن عناصر کو ختم کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں، اور جو لوگ مظلوم ہیں، وہ طاقت بھر اپنی مدافعت کے لئے تیار رہیں، اس سے صرف ان کی شخصی حفاظت ہی متعلق نہیں ؛ بلکہ انسانیت اور انصاف کا تحفظ متعلق ہے اور اسلامی نقطۂ نظر سے یہ کوئی اختیاری عمل نہیں ؛ بلکہ ایسا کرنا اس پر شرعاً واجب ہے۔

اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے جان و مال ، دین ، اہل وعیال اور عزت و آبرو کی حفاظت میں مارے جانے والوں کو شہید قرار دیا، حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا : من قتل دون ماله فهو شهيد، ومن قتل دون دمه فهو شهيد، ومن قتل دون دينه فهو شهيد، ومن قتل دون اهله فهو شهيد ۔ (ترمذی ۱۲ : ۲۶۱/ ، باب ماجاء من قتل دون مالہ فہوشہید)

جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے ، وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے ، وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے ، وہ شہید ہے، اور جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے ، وہ شہید ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا ہوا ملا۔ اس سے پوچھا گیا : کس نے تجھے کچلا۔ فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے۔ وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر سے اس کا سر کچلنے کا حکم دیا۔ (مسلم)

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا مال ناحق لینے کی کوشش کی جائے اور وہ اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے : ''من أرید مالہ بغیر حق فقاتل فقتل فہو شہید''۔ (ابوداؤد)

جان کی حفاظت تو ظاہر ہے، مال کی حفاظت میں یقینا دوکان، کاروبار، سواریوں وغیرہ کی حفاظت شامل ہے، دین کی حفاظت میں مساجد و مدارس ، خانقاہیں ، مسلمانوں کے مقابر اور مسلمانوں کے مذہبی پیشوا سب شامل ہیں ؛ کیوں کہ یہ سب شعائر دین کا درجہ رکھتے ہیں ؛ اس لئے ان سب کی حفاظت مسلمانوں کا فریضہ ہے اور اگر ان کی حفاظت میں کسی مسلمان کی جان جاتی ہے تو یقینا وہ شہید ہے، اہل وعیال کی حفاظت میں ان کے جان و مال کے ساتھ ساتھ ان کی عزت و آبرو کی حفاظت بھی شامل ہے ؛ کیوں کہ عزت و آبرو کی اہمیت انسان کے حق میں اس کی

جان اور زندگی سے کم نہیں؛ بلکہ ایک غیرت مند انسان کے لئے بعض اوقات جان کا دیدینا عزت وآبرو کی پامالی کو قبول کرنے سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

تحمل و بردباری الگ چیز ہے، بزدلی اور کمزوری کا اظہار الگ چیز ہے، کسی بھی قوم میں بزدلی کا پیدا ہوجانا، ایک ایسا مرض ہے جو اس کو میدان عمل میں کام کرنے سے روک دیتا ہے، شجاعت و بہادری، بلند حوصلگی، قوت ارادی کسی بھی زندہ قوم کے لئے ضروری وصف ہے، مسلمان مختلف آزمائشوں سے گزرتے ہیں؛ لیکن مؤرخین نے سب سے زیادہ ماتم تاتاری فتنہ کا کیا ہے، تاتاریوں کے حملہ نے مسلمانوں کو صرف پسپا ہی نہیں کیا؛ بلکہ ان کو کم ہمت اور پست حوصلہ کر کے بھی رکھ دیا تھا اور نوبت یہ تھی کہ ایک ایک تاتاری عورت بیسیوں مسلمان مردوں کو کھڑا کردیتی اور اپنے گھر سے ہتھیار لے کر آتی، پھر باری باری انہیں تہہ تیغ کرتی اور یہ مسلمان نہایت بزدلی اور دون ہمتی کے ساتھ قتل ہوتے رہتے اور مدافعت کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔

ان غیر معمولی خوفناک حالات کے باوجود ہمیں مایوسی کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ قوموں کی زندگیوں میں انھیں جھنجھوڑنے اور خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے اس طرح کے حالات آتے ہیں؛ البتہ اب وقت آگیا ہے کہ حالات کا صحیح تجزیہ کر کے مستقبل کا لائحہ عمل (نظام) طے کریں۔ خاص کر ہر محلہ میں نوجوانوں کی ایک جماعت تشکیل دی جائے جو ان اوباشوں کی اچھی طرح خبر لے انتہا پسندی کے خاتمے کا ایک یہی طریقہ احسن ہے؛ کیونکہ پولیس بھی ان کو گرفتار کرنے کے چند دنوں بعد رہا کردیتی ہے اور معاملہ وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے۔ ظلم کے خاتمے اور انصاف کے قیام کے لیے ہمہ وقت برسرِ پیکار رہنا ہی مسلمانوں کا شیوہ ہے؛ کیونکہ سورۃ الشوریٰ میں مومنین کی ایک صفت یوں بیان کی گئی ہے، ''اور جب اُن پر زیادتی کی جاتی ہے تو اُسکا مقابلہ کرتے ہیں''۔ (سورۃ الشوریٰ ۳۹)

حالات کے دھارے میں حوصلہ کھونا نہیں ہے؛ بلکہ برقرار رکھنا ہے۔ جدوجہد کرتے رہنے ہے۔ بظاہر حالات اس بات پر دلالت کررہے ہیں کہ مسلمان ہار رہے ہیں یا بنا کسی گناہ کے ناحق قتل کیے جارہے ہیں؛ لیکن ظالموں کے لیے عذابِ خداوندی کی ایک شکل ہم بھول رہے ہیں؛ جس کا نقشہ اسطرح کھینچا گیا ہے : کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تمہیں زمین میں دھنسادے اور یکایک یہ زمین تیزی سے حرکت کرنے لگے؟ کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ میری تنبیہ کیسی ہوتی ہے'' (سورۃ الملک ۱۶۔۱۷)

اخیر میں صرف ایک بات یاد رکھیں! ایسے مخالف ماحول میں اپنے آپ کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا ہمارے شعور ایمانی کے خلاف ہے، ہر موقع کے لیے ہم اپنے آپ کو تیار رکھیں، نوجوان بے کار وقت ضائع کرنے کے بجائے ایسے کھیلوں میں حصہ لیں جو ورزشی ہوں اور اپنے آپ کو توانا رکھنے کی کوشش کریں۔ اس وقت اجتماعی طور پر سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ماحول بنا کر نفرت وعداوت کی جو دوریاں

پیدا کردی گئی ہیں انھیں دور کر کے برادران وطن تک محبت وانسانیت کا پیغام پہنچایا جائے ، خاص کر اپنے احتجاج میں غیر مسلموں کی شرکت کو یقینی بنایا جائے ،انہیں سیاہ قوانین کے نقصانات بتائے جائیں۔ بہ حیثیت ــــ”خیرا مت ــــ“ ہماری دینی ذمہ داری ہے کہ ہم برادران وطن سے اپنے فاصلے کم کریں،خواہ وہ آرایس ایس اور شدت پسند ہندوتنظیموں کے کارکنان ہی کیوں نہ ہوں،ہم ایک مستقل لائحہ عمل کے ساتھ ان سے ملیں، بہ راہ راست ایک ایک فرد تک پہنچنے کی کوشش کریں، یہ ہمارا کتنا بڑا اجتماعی جرم ہے کہ کائنات کی سب سے بڑی صداقت ــــ”اسلام ــــ“ جس کے ہم امین ہیں، ملک کے اسّی کروڑ عوام تک اسے پہنچانے کے حوالے سے اب تک ہم کوئی لائحہ عمل بھی تیار نہ کرسکے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ پارٹیوں کی تفریق کے بغیر خدا کے کنبے کا فرد اور برادر وطن ہونے کے ناطے ہر ایک سے ملاقات کریں۔ اسلامی اخلاق اور اسلامی تعلیمات پیش کر کے ان کے ذہن ودماغ کو کفر ونفرت کی خباثتوں سے پاک کر کے دین وصداقت کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش کریں، یہ بہت نازک اور اہم معاملہ ہے؛لیکن ہماری ملی قیادتیں اور دینی مدارس اگر اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور مشترکہ لائحہ عمل طے کریں تو ایک ایسے وقت میں جب کہ پوری دنیا اسلام کی آہٹ محسوس کررہی ہے! کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان اس عظیم نعمت سے محروم رہے۔دعوتی کام کے لیے یہ ماحول انتہائی سازگار اور موزوں ہے، یورپ اور امریکہ میں مسلمانوں پر شکنجہ کسنے اور اسلام کے خلاف سازشوں کے بعد ہی ہدایت کی روشنی کی طرف آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، اس کے لیے مضبوط ومستحکم منصوبہ بنانا ہوگا اور نتائج کے لیے صبر واخلاص کے ساتھ کام میں لگے رہنا ہوگا۔حق تعالی ہمارے دین وایمان اور جان ومال کی حفاظت فرمائے۔آمین

موضوع سے متعلق آیات وروایات

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ (سورۃ البقرۃ.آیت ۱۹۶)

ترجمہ: خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

(البقرۃ :۱۹۰)

ترجمہ: جو لوگ تم سے (بلاوجہ) جنگ کررہے ہوں، تم بھی ان سے اسی طرح مقابلہ کرو، اور حد سے آگے مت بڑھو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (العنکبوت:۲۔۳)

ترجمہ: تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ''ہم ایمان لائے ہیں'' اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا؛ حالانکہ ہم ان سے پہلے لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں۔ اللہ ہر صورت ان لوگوں کو جان لے گا جنہوں نے سچ کہا اور ان لوگوں کو بھی ہر صورت جان لے گا جو جھوٹے ہیں۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ (البقرۃ ۲۱۴)

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ تمہیں ابھی وہ مصیبتیں پیش ہی نہیں آئیں جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں کو پیش آئیں تھی۔ ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں کہ انہیں ہلا کر رکھ دیا۔ تا آنکہ خود رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟

إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (یوسف :۸۷)

ترجمہ: کیونکہ اللہ کی رحمت سے ناامید تو کافر لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (الانفال:۶۰)

ترجمہ: اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے اور صحت مند گھوڑوں سے جمع کرسکو سو تیار رکھو کہ اس سے

اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر رعب پڑے، جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے، اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے تمہیں (اس کا ثواب) پورا ملے گا اور تم سے بے انصافی نہیں ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُهُ تَحْتَ إِبْطِهِ. (ترمذی رقم الحدیث: ۲۴۷۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اللہ کی راہ میں ایسا ڈرایا گیا کہ اس طرح کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے ایسی تکلیفیں پہنچائی گئی ہیں کہ اس طرح کسی کو نہیں پہنچائی گئیں، مجھ پر مسلسل تیس دن ورات گزر جاتے اور میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں ہوتا کہ جسے کوئی جان والا کھائے سوائے تھوڑی سی چیز کے جسے بلال اپنی بغل میں چھپا لیتے تھے“ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس حدیث میں وہ دن مراد ہیں کہ جب آپ ﷺ اہل مکہ سے بیزار ہو کر مکہ سے نکل گئے تھے اور ساتھ میں بلال رضی اللہ عنہ تھے، ان کے پاس کچھ کھانا تھا جسے وہ بغل میں دبائے ہوئے تھے۔

حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ "أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكِ؟ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ، فَأَقَرَّ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ". (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک لونڈی کا سر کچلا ہوا ملا، دو پتھروں میں۔ اس سے پوچھا: کس نے تجھے کچلا۔ فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے۔ وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا سر کچلنے کے لیے پتھر سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا، وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ

كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ، (ترمذی رقم الحدیث ۲۳۰۵)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ”کون ایسا شخص ہے جو مجھ سے ان کلمات کو سن کر ان پر عمل کرے یا ایسے شخص کو سکھلائے جو ان پر عمل کرے“، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا کروں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان پانچ باتوں کو گن کر بتلایا : ”تم حرام چیزوں سے بچو، سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم شدہ رزق پر راضی رہو، سب لوگوں سے زیادہ بے نیاز رہو گے، اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو پکے سچے مومن رہو گے۔ اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو سچے مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسو اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے“۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊